واقفاتِ نَو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عاطفہ طارق نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مہین اشفاق نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ سائرہ احمد ملک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

''حضرت ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا جی حضور ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے، جوش میں آ کر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا: دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپؐ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

(بخاری۔ کتاب الأدب، باب حقوق الوالدین)

اس حدیث کا انگریزی ترجمہ نائلہ احمد نے پیش کیا۔

بعد ازاں چار بچیوں عزیزہ منصورہ محمود، Nushna مظفر، عیشۃ الراضیہ اور عزیزہ عائشہ مسعود نے مل کر گروپ کی صورت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ فریحہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''قرآن شریف جہاں والدین کی فرمانبرداری اور خدمت گزاری کا حکم دیتا ہے وہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صَالِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم صالح ہو تو وہ اپنی طرف جھکنے والوں کے واسطے غفور ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بعض ایسے مشکلات پیش آ گئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہو گئی تھی۔ بہر حال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبر گیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو۔ جب کوئی موقعہ ملے اُسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل کے رہے گا۔ اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔ اصلاح کو مدّنظر رکھو اور نیّت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔ بہر حال خدا کا حق مقدّم ہے۔ پس خدا تعالیٰ کو مقدّم کرو اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔ اور صحت نیت کا خیال رکھو۔'' (ملفوظات جلد 10 صفحہ 131)

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ وقف نو کا مطلب کیا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: وقف نو کا مطلب ہے کہ جو بچے بچیاں اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ بچوں کے پیدا ہونے سے پہلے ان کے ماں باپ کرتے ہیں پھر بچے بچیاں بڑے ہو کر خود اپنی زندگی وقف کرتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس اس کا مطلب ہے وقف نو بچوں کو دوسروں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی باتیں ماننے کی ضرورت ہے۔ سیکھنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اب تعلق کس طرح پیدا کرنا ہے؟ نمازیں پڑھنے سے تعلق قائم ہوگا۔ تو پانچوں نمازوں کی ادائیگی اچھی طرح کرو، پھر نفل بھی کبھی کبھی پڑھو۔ ہاں جو بڑی لڑکیاں ہیں وہ باقاعدہ پڑھیں، جب بھی پڑھنے کی اجازت ہے۔ آپ اچھی واقفات نو تبھی بنیں گی ورنہ فائدہ کوئی نہیں۔ پھر جب تمہاری تعلیم مکمل ہو جائے تو پھر جماعت کی خدمت کرو۔